بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ عذاب قبر پر اعتراضات کا علمی وتحقیقی جائزہ

عقیدہ عذاب قبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس مت سے بڑا زبردست امتحان لیا ہے کچھ لوگو
ں نے عذاب قبر کے عقیدے کو عقل کی بنیاد پر پرکھا اور اپنے خودساختہ عقائد ونظریات کے تناظر میں
اسے دیکھنے کی کوشش کی جبکہ اہل ایمان عذاب قبر کے عقیدے کو من وعن اسی طرح مانتے ہیں
جیساکہ قرآن وحدیث میں بیان کیا گیا ہے ۔ دور ماضی کی طرح موجودہ دور میں بھی یہی روش
برقرار ہے ۔ منکرین حدیث کے ساتھ ساتھ عثمانی فرقہ بھی اسی راہ پر گامزن ہے ۔ عثمانی فرقہ کے
رسالہ ''حبل اللہ '' میں کسی ''محمد سہیل '' نامی شخص کا ایک مضمون دو قسطوں میں چھپا ہے
جس میں اگرچہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ڈاکٹر عثمانی کے عقائد ونظریات کو گھماپھراکر ثابت کرنے کی
کوشش کی گئی ہے اور اپنے اسلاف اور ''سلف صالحین '' معتزلہ کا بھرپور دفاع کیا ہے ۔ چناچہ
موصوف کے ان خیالات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں جائزہ پیش خدمت ہے ۔

عذاب قبر کیا ہے ؟ : عربی زبان کی معمولی استعداد رکھنے والا شخص بھی اس حقیقت سے واقف
ہے کہ عذاب قبر مرکب اضافی ہے جس کا ترجمہ''قبر کا عذاب'' یعنی وہ عذاب جو قبر میں ہوتا ہے
اور امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبر وہ مقام ہے جس میں میر کو دفن کیا جاتا ہے اب اتنی
عام فہم بات کو مشکوک بنانے کے لئے عجیب وغریب فلسفہ بیان کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ
اصلی قبر جو برزخ میں ہے وہ آسمانوں میں ہے گویا زمین پر جو قبر ہے ، جسے قرآن مجید نے قبر
کہا ، حدیث نے بھی قبر کہا ، پوری امت مسلمہ نے بھی قبر کہا ، لیکن ڈاکٹر عثمانی نے اسے نقلی قبر
کہا اور برزخ میں قائم کردہ فرضی قبر کو اصلی قبر قراردیا ۔

دراصل روح کے راحت وآرام اور عذاب کی احادیث کو عذاب قبر قراردینے کے لئے ساری تگ ودو کی
گئی ۔ کیونکہ داکٹر موصوف صرف روح کے عذاب کے قائل ہیں اور اسی کی اتباع کرتے ہوئے مقلدین
عثمانی بھی اسی عقیدے کو عام کررہے ہیں ۔ فرقہ پرستوں میں تقلید کی اس سے زیادہ خوفناک مثال
نہیں ملتی ۔ ان مقلدین سے پوچھا جائے کہ برزخ میں قبر قائم کرنے کا کیا مقصد ؟ زمین میں جو قبر
ہے اس میں تو میت کو دفن کیا جاتا ہے ؟ یہ بڑی عجیب وغریب منطق ہے جو سمجھ سے بالا تر ہے
لیکن ڈاکٹر موصوف نے اس کا حل بھی پیش کردیا ہے ۔

برزخی جسم کا تصور: ڈاکٹر موصوف کا کہنا ہے کہ مرنے کے بعد اس روح کو ایک نیا برزخی
جسم دیا جاتا ہے اور یہی جسم راحت وعذاب کے تمام مراحل سے گزرتا ہے اور یہ ایسا جسم ہے جو
ریزہ ریزہ ہوجائے تو اسے دوبارہ درست کیا جاتاہے ۔ اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے ڈاکٹر موصوف نے
کچھ احادیث بھی ذکر کی ہیں جن میں اگر چہ یہ اضاحت موجود نہیں ہے البتہ موصوف نے ان احادیث
سے اس عقیدہ کو کشیدکرنے کی مکمل کوشش کی ہے جس کی تفصیل ہماری کتاب ''عذاب قبر'' کی
حقیقت میں ہے ۔

قادیانی نظریہ : دراصل ڈاکٹر موصوف نے یہ نظریہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب سے اسمگل کیا
ہے ۔مرزا غلام قادیانی نے اس نظریہ کو دوٹوک الفاظ میں پیش کیا ہے ۔

چناچہ وہ لکھتا ہے : '' سو ان تمام دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ روح کے افعال کاملہ صادر ہونے کے
لئے اسلامی اصول کے روسے جسم رفاقت روح کے ساتھ دائمی ہے ۔ گوموت کے بعد یہ فانی جسم روح
سے الگ ہوجاتاہے مگر عالم برزخ میں مستعار طور پر ہر ایک روح کو کسی قدر اپنے اعمال کا مزہ
چکھنے کے لئے جسم ملتا ہے ۔ وہ جسم اس جسم کی قسم میں سے نہیں ہوتا بلکہ ایک نور یا ایک
تاریکی سے جیساکہ اعمال کی صورت ہو جسم تیار ہوتا ہے ۔ گویا کہ اس عالم میں انسان کی عملی
حالتیں جسم کا کام دیتی ہیں ۔ ایسا ہی خدا کے کلام میں بار بار ذکر آیا ہے ۔ اور بعض جسم نورانی
اور بعض ظلمانی قراردئیے ہیں ۔ جو اعمال کی روشنی میں یا اعمال کی ظلمت سے تیار ہوتے ہیں ۔

اگرچہ یہ راز ایک دقیق راز ہے مگر غیر معقول نہیں ۔ انسان کامل اسی زندگی میں ایک نورانی وجود
اس کیفیتِ جسم کے علاوہ پاسکتا ہے ۔ اور عالم مکاشفات میں اس کی بہت مثالیں ہیں ۔ اگر چہ
ایسے شخص کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے جو صرف ایک موٹی عقل کی حد تک ٹہرا ہوا ہے ۔ لیکن جن
کو عالم مکاشفات میں سے کچھ حصہ ہے وہ اس قسم کے جسم کو جو اعمال سے تیار ہوتا ہے ۔
تعجب اور استبعاد کی کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے بلکہ اس مضمون سے لذت اٹھائیں گے ۔

غرض یہ کہ جسم جو اعمال کی کیفیت سے ملتا ہے ۔ یہی عالم برزخ میں نیک وبد کی جزاء کا
موجب ہوجاتا ہے میں اس میں صاحب تجربہ ہوں مجھے کشفی طور پر عین بیداری میں بارہا بعض
مُردوں کی ملاقات کا اتفاق ہوا ہے ۔ اور میں نے بعض فاسقوں اور گمراہی اختیار کرنے والوں کا جسم
ایسا سیاہ دیکھا ہے کہ گویا وہ دھوئیں سے بنایاگیا ہے ۔ غرض میں اس کوچہ سے ذاتی واقفیت رکھتا
ہوں اور میں زور سے کہتا ہوں کہ جیساکہ خدایتعالیٰ نے فرمایا ہے ایسا ہی ضرور مرنے کے بعد ہر
ایک کو ایک جسم ملتا ہے خواہ نورانی خواہ ظلمانی ۔ انسان کی یہ غلطی ہوگی ۔ اگر وہ ان نہایت
باریک معارف کو صرف عقل کے ذریعہ ثابت کرنا چاہئے ۔ بلکہ جاننا چاہئے ۔ کہ جیساکہ آنکھ شیریں
چیز کا مزہ نہیں بتلاسکتی ۔اور نہ زبان کسی چیز کو دیکھ سکتی ہے ۔ ایسا ہی وہ علوم معاد جو پاک
مکاشفات سے حاصل ہوسکتے ہیں ۔ صرف عقل کے ذریعہ سے ان کاعُقد ہ حل نہیں ہوسکتا ۔ خدائے
تعالیٰ نے اس دنیا میں مجہولات کے جاننے کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ وسائل رکھے ہیں پس ہر چیز کو اس
کے وسیلہ کے ذریعہ سے ڈھونڈ وتب اسے پالوگے ۔''(اسلامی اصول کی فلاسفی ازمرزاغلام احمد قادیانی
کذاب ص۱۳۵،۱۳٦،روحانی خزائن ج۱۰ص٤۰٤۔٤۰٦)

معلوم ہوا کہ موصوف سے پہلے نئے جسم کا تصور مرزاقادیان نے پیش کیا اور وہاں سے اسمگل کرکے
موصوف نے اس جدید تحقیقی کو لوگوں کے سامنے پیش کردیا ۔

تین زندگیاں : موصوف کی اس جدید تحقیق سے دوزندگیوں کا قرآنی تصور بھی غلط ثابت ہوجاتا ہے
یابلفاظ دیگر موصوف قرآن کے منکر اور کافر قرارپاتے ہیں کیونکہ دوموتوں اور دوزندگیوں کے منکر کو
ڈاکٹر موصوف نے بھی کافر قراردیا ہے دراصل دوسروں پر کفر کے فتوے داغتے داغتے موصوف اپنے آپ
کو بھی کافر قراردے بیٹھے ہیں ۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

یہ عجیب منطق ہے کہ اگر کوئی شخص ارضی قبر میں راحت وعذاب کا قائل ہے تو وہ
موصوف کے نزدیک پکا کافر ہے ۔ لیکن اگر کوئی شخص موصوف کی قائم کردہ برزخی قبر میں
تیسری زندگی کا قائل ہو تو وہ پکا مؤمن اور پکا موحد ہے ۔ سبحانک هذا بهتان عظیم .

ہر چیز برزخی: قرآن مجید میں ارشاد ہوا کہ ''ان مرنے والوں کے پیچھے قیامت تک ایک برزخ حائل
ہے ۔ (المؤمنون :۱۵۵)یعنی ان کے درمیان ایک آڑ یا پردہ قائم ہے ۔

اس وجہ سے اس درمیانی عرصہ کو برزخی زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ جبکہ قرآن وحدیث
میں اس عرصہ کو آخرت کہا گیا ہے ۔ لیکن ڈاکٹر موصوف نے برزخی زندگی کے علاوہ ہر چیز کو
برزخی قراردیا ہے ۔ جیسے برزخی قبر، برزخی جسم وغیرہ ، اس طرح کی بیماری مسعود احمد بی
ایس سی کو بھی لاحق ہوگئی تھی ۔ تشابهت قلوبهم۔ اس نے ہر چیز کے ساتھ مسلمین کے اضافہ کو
لازم قراردیا جیسے مسجدالمسلمین ، توحید المسلمین ، صلوۃ المسلمین وغیرہ آئندہ شاید وضوء
المسلمین ، مسواک المسلمین شارع المسلمین وغیرہ کانام بھی عام اور شائع ہوجائیں گے یہی وجہ
ہے کہ اب عثمانی فرقہ برزخی عثمانی کے نام سے مشہور ہوگیا ہے۔

اضافہ کرنا ہے

عذاب قبر کی وضاحت احادیث سے : رسول اللہ ﷺ چار چیزوں سے ہمیشہ پناہ مانگا کرتے تھ اور امت کو بھی ان چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ک جب تم میں کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو ان چارچیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرے یعنی عذاب جہنم سے ، عذاب القبر سے اور زندگی وموت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے ۔ (مسلم :١٣٢٦)

دوسری حدیث میںہے: '' اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحیات والممات ومن شر فتنة المسیح الدجال ''(صحیح مسلم :١٣٢٤)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذاب قبراورعذاب جہنم دو الگ الگ حقیقتیں ہیں ۔ موت کے وقت روح کو جسم سے نکال لیا جاتاہے اور روح قبر کے سوال وجواب کے بعد جنت یاجہنم میں داخل کردی جاتی ہے ۔ روح کو جہنم میں جو عذاب دیا جاتا ہے ، اسے عذاب جہنم کہا جاتا ہے ۔ موصوف نے جنت اور جہنم کے عذاب کی احادیث کو نقل کرکے اسے ہی عذاب قبر قراردیا ہے ۔ جبکہ جسم جو قبر میں دفن کیاجاتا ہے اور قبر کے سوال وجواب کے بعد اسے راحت وآرام سے نوازاجاتا ہے یا پھر عذاب دیاجاتا ہے ۔ اور یہ عذاب ہی عذاب قبر ہے ، اس سلسلے میں احادیث بالکل واضح ہیں ۔ ڈاکٹر موصوف اور اس کے حواری آخرت کے معاملے کو دنیا پر قیاس کرکے قبر کے عذاب کے منکر ہوگئے ۔ یہ آخرت کے معاملات ہیں جنہیں عقل کی کسوٹی پر نہیں پرکھا جاسکتا بلکہ ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر صحابہ کی طرح سمعنا وأطعنا کہا جائے تب ایمان محفوظ رہ سکتا ہے ، عذاب قبر کی وضاحت کے لئے یہاں چند احادیث درج کی جاتی ہیں جن پر غور وفکر کی ضرورت ہے :

پہلی حدیث : سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ ن فرمایا : ((ان المیت لیعذب فی قبرہ ببکاء أھلہ، علیہ))

بے شک میت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جاتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کے سبب ۔ (صحیح بخاری :١٢٨٨،٣٩٧٨،صحیح مسلم :٩٢٧، دارالسلام :٢١٤٢)

اس حدیث سے واضح ہوا کہ میت کو عذاب ہوتا ہے اور یہ عذاب قبر میں ہی ہوتا ہے کیونکہ میت قبر میں دفن ہوتی ہے یہ حدیث ڈاکٹر موصوف کے مطالعہ میں نہ تھی اور اگر تھی تو اس نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا اور اس حدیث کو ظاہر نہیں کیا اب جبکہ یہ واضح حدیث سامنے آگئی تو تمام برزخی عثمانیوں کو اس پر یقین (ایمان) رکھنا چاہئے اور اپنے تمام باطل نظریات سے فوری طور پر طوبہ کرلینی چاہئے اور اگر کوئی مرزائی وعثمانی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے واضح اور صحیح حدیث کا انکار ی ہے تو قرآن وحدیث کے منکرین کو جہنم کا عذاب چکھنا پڑے گا ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ)اوررسول ( ) تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس بات سے تمہیں منع کردیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ۔ (الحشر :٧)

دوسری حدیث : سیدنا براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ن آیت(يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ)اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھتا ہے قول ثابت کے ذریعہ سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی ۔(ابراہیم :٢٧) کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت عذاب القبر کے بارے میں نازل ہوئی (قبر میں میت سے) کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے ؟ پس وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں ۔ پس یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ک '' اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو سچی بات کے ذریعے سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی ''۔(صحیح مسلم : ٢٨٧١،دارالسلام :٧٢١٩،نیز ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری : ١٣٦٩)

اس حدیث سے واضح ہوا کہ عذاب القبر کا ذکر قرآن میں بھی موجود ہے اور سورہ ابراہیم کی آیت نمبر۲۷ عذاب القبر کے بارے میں ہی نازل ہوئی اور قبر میں میت کو اٹھاکر بٹھایا جاتا ہے ۔ (جیساکہ صحیح بخاری کی اسی حدیث میں یہ بات موجود ہے) اور اس سے سوالات پوچھے جاتے ہیں ۔ قبر کا سوال وجواب حق ہے اور اہل اسلام میں سے کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا ۔ سوال وجواب کے وقت روح کو بھی قبر کی طرف لوٹا یا جاتا ہے اور قبر کے مسئلہ کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے ۔ اس لئے اسے دنیا کی زندگی پر قیاس کرنا گمراہی اور جہالت ہے کیونکہ میت کی دنیاوی زندگی ختم ہوچکی ہے اور اب وہ آخرت کے مراحل سے گزررہی ہے ، اس عنوان پر مزید تفصیل بیان کی جائے گی ۔ (ان شاء اللہ)

منکرین حدیث احادیث کے انکار میں اس قدر آگے نکل جاتے ہیں کہ وہ حدیث پر تنقید کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی توہین کا بھی ارتکاب کرجاتے ہیں اور یہ تک نہیں سمجھتے کہ ان کے قلم نے کیا لکھ مارا ۔ اس کی ہم بہت سی مثالیں بیان کرسکتے ہیں لیکن یہ مختصر مضمون اس کا متحمل نہیں ہے لہٰذا یہاں ایک ہی مثال پر اکتفاکیا جاتاُ :

ڈاکٹر عثمانی کا ایک انتہائی اندھا مقلد حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :

''اسی طرح یہ فرقہ پرست اور قبر پرست قرآن کی مندرجہ ذیل آیت سے ارضی قبر کی زندگی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ....اللہ تعالیٰ ایما نداروں کو دنیا میں بھی ثابت قدم رکھے گا اور آخرت میں بھی ۔یعنی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ایمانداروں کی مدد کرے گا ۔چونکہ اس آیت کا ذکر بخاری کی حدیث میں عذاب القبر کے ساتھ کیا گیا ہے اس لئے بعض جاہل اور گمراہ بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے عقیدے (مردے قبر میں زندہ ہوجاتاہے) کاثبوت قرآن کی یہ آیت ہے ''۔ (دعوت قرآن اور یہ فرقہ پرستی ص٦٧)

یہ ہے ابو انور جدون کی ''دعوت قرآن '' اور ان کا ''ایمان خالص ''

اس آیت کے متعلق خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کا تعلق عذاب القبر کے ساتھ لیکن موصوف نے فتویٰ لگایا ہے ''فرقہ پرست'' قبر پرست '' جاہل''گمراہ ''ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اس قدر توہین کرنے والا کبھی مؤمن نہیں ہوسکتا اور ایسے شخص کی موت کفر کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں ہوسکتی ۔ شیطان رشدی جیسے لوگوں کا انجام اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے ؟ وذلک جزاء الظلمین (تفصیل کے لئے ہماری کتاب ''دعوت قرآن کے نام سے قرآن وحدیث سے انحراف '' ملاحظہ فرمائیں)

تیسری حدیث : سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا : بے شک جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں اور وہ ابھی ان کی جوتیوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں اور اس کو اٹھاکر بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تو اس (شخص یعنی محمد ﷺ) کے متعلق کیا کہتا ہے ؟ پس مؤمن کہتا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔اس سے کہاجاتا ہے کہ تو اپنا ٹھکانا جہنم میں دیکھ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا ہے ۔ نبی ﷺ نے فرمایا : پھر وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے ۔ قتادہ رحمہ اللہ نے کہا : ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ پھر اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی کردی جاتی ہے اور اسے قیامت تک سرسبز وشادابی سے بھردیا جاتا ہے ۔ پھر قتادہ رحمہ اللہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف پلٹتے ہیں یعنی سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث بیان کی ۔ (رسول اللہ ﷺ نے)فرمایا : اور منافق یا کافر سے کہاجاتا ہے کہ تو اس شخص (محمد ﷺ) کے متعلق کیا کہتا ہے ؟ پس وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا ، میں وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے ۔ پھر اس سے کہاجاتا ہے کہ نے تو نے عقل سے پہچانا اور نہ قرآن پڑحا (اور نہ اس سے رہنمائی حاصل کی) یہ کہہ کر اسے لوہے کے گرزوں سے مارا جاتا ہے اور اس کے چیخنے چلانے کی آواز

جنوں اور انسانوں کے سوا قریب کے (تمام جانور) سنتے ہیں ''۔ (صحیح بخاری :۱۳۷٤، صحیح مسلم :۲۸۷۰، دارلسلام :۷۲۱٦)

اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ میت کو جب قبر میں رکھاجاتا ہے تو اسے قبر میں اٹھاکر بٹھایا جاتا ہے اور اس سے سوال وجواب ہوتا ہے مؤمن کو قبر میں راحت وآرام ملتا ہے جبکہ منافق وکافر کو قبر میں قبر میں عذاب دیا جاتا ہے ۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ میت دفن کرکے واپس جانے والے ساتھیوں کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے اور یہ ایک استثنائی حالت ہے اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ میت یہ جان لے کہ جس اہل وعیال کے لئے اس نے آخرت کو فراموش کررکھا تھا آج وہ اسے تنہا چھوڑ کرجارہے ہیں اور قبر میں ایمان اور نیک اعمال کے سوا کوئی چیز نجات نہیں دلاسکتی ۔ بعض حضرات نے حدیث کے اس حصے کو خلاف قرآن قراردیا ہے حالانکہ یہ حدیث خلاف قرآن نہیں بلکہ ایک استثنائی صورت ہے جیساکہ ہم نے اپنی کتاب میں ''مردار '' کی مثال بیان کی تھی ۔ عثمانی فرقے کے بانی ڈاکٹر مسعود عثمانی صاحب نے اس حدیث کو صحیح مانا ہے لیکن اس کی تاویل کی ہے ان کا پہلے یہ کہنا تھا کہ اس حدیث میں حقیقت نہیں بلکہ مجاز بیان کیا گیا ہے ۔ مطلب یہ کہ جوتیوں کی آواز جاسکتی ہے کہ میت کے پاس فرشتے آجاتے ہیں اس کے بعد اس نے اس حدیث کی دوسری تاویل یہ پیش کی کہ میت فرشتوں کی جوتیوں کی چاپ سنتی ہے اور اس بات کو ثابت کرنے لئے اس نے فرشتوں کو جوتے پہنانے کی بھی کوشش کی ہے جس میں وہ ہر طرح ناکام ہوئے ہیں اور موصوف نے جمع اور تثنیہ کی بحث کی ہے ۔ لیکن (اول) تو اس حدیث کا سیاق وسباق ہی ان کا ساتھ نہیں دیتا ۔ نیز ڈاکٹر موصوف نے اس حدیث کی غلط تأویلات اس لئے کیں کہ اس نے حدیث قرع نعال میں وتولی وذھب أصحابہ کا غلط اور باطل ترجمہ کیا تھا جبکہ بخاری کی دوسری حدیث کے الفاظ سے یہ مسئلہ بالکل بے غبار ہوجاتاہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں : وتولی وذھب أصحابہ (ح۱۳۷٤) یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی (ح ۷۲۱٦)اور صحیح مسلم کے الفاظ کے پیش نظر موصوف کی باطل تأویلات مزید بعید بلکہ بعید تر نظر آتی ہیں ۔ مسلم کی حدیث کے الفا ظ یہ ہیں : ان العبد اذاوضع فی قبرہ وتولی وذھب أصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم قال: یأتیہ ملکان جب بندے کو قبر میں رکھاجاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے منہ پھیر کر اس سے واپس پلٹتے ہیںتو وہ ان کی جوتیوں کی چانپ سنتا ہے ۔ یہاں پر حدیث کا جملہ مکمل ہوجاتاہے اور روای بیان کرتا ہے : قال: یأتیہ ملکان رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں یہ جملہ اوپر والے جملے سے بالکل الگ تھلگ ہے لٰذا موصوف کی باطل تأویلات دھری کی دھری رہ جاتی ہیں ۔ نیز صحیح مسلم کی تیسری روایت اس باطل تأویلات کا بھانڈا بیچ چوراہے پھوڑدیتی ہے اور وہ حدیث یہ ہے :

سیدنا انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ((ان المیت اذاوضع قبرہ انہ لیسمع خفق نعالھم اذاانصرفوا))

بے شک جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتی ہے جبکہ وہ (اسے دفناکر) واپس لوٹتے ہیں ۔(صحیح مسلم :۲۸۷۰،دارالسلام : ۷۲۱۷)

اس حدیث میں فرشتوں کے آنے کا ذکر ہی نہیں ہے اور صرف دفن کرکے واپس لوٹنے والوں کا ذکر ہے لہٰذا اس حدیث سے وہ باطل مفروضہ پاش پاش ہوجاتا ہے مگر افسوس کہ جو لوگ قرآن وحدیث کے بجائے ڈاکٹر عثمانی پر ایمان رکھتے ہیں تو وہ ڈاکٹر موصوف کی اس باطل تأویلات کو درست مانتے ہیں اور صحیح حدیث کو ردد کردیتے ہیں ۔اس حدیث پر راقم الحروف نے اپنی کتاب ''الدین الخالص پہلی قسط ''میں مفصل گفتگو کی ہے ۔

چوتھی حدیث : سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضٰ اللہ عنہا کے پاس آئی جو نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اس وقت سورج گرہن لگ گیا تھا اور لوگ کھڑے نماز اداکررہے تھے ....جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: جو جو چیزیں میں نے اب تک نہیں دیکھی تھیں وہ آج اس مقام پر دیکھ لیں

ہیں یہاں تک کہ جہنم اور جنت بھی دیکھ لی ہے اور مجھ پر وحی آتی ہے کہ قبروں میں دجال کی
مثل یافتنہ دجال کت قریب تمہاری آزمائش ہوگی ۔ اسماء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قبر میں تم میں
سے ایک کے پاس فرشتہ آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تو اس شخص (محمد ص) کے متعلق کیا اعتقاد رکھتا
ہے ؟ مؤمن یاموقن (یقن کرنے والا)کہتا ہے وہ اللہ کے (سچے) رسول ہیں ۔ وہ ہمارے پاس دلیلیں اور
ہدایت کی باتیں لے کر آئے تھے ہم نے انہیں مان لیا اور ان پر ایمان لے آئے اور ان کی پیروی اختیار کی
پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ آرام سے سوجا ہم جانتے تھے کہ تو ایمان والا ہے ۔ اور منافق یا مرتاب
(شک کرنے والا) کہے گا کہ میں نہیں جانتا میں وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے ۔(صحیح مسلم :
١٠٥٣)

پانچویں حدیث :سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبۃ بنو نجار
کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے کہ اچانک آپ ﷺ کا خچر بدکا اور قریب تھا کہ آپ ﷺ کوگراد ،
ناگہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں معلوم ہوئیں ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاان قبر والوں کو کوئی جانتا ؟
ایک شخص نے کہا میں (جانتا ہوں) آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کب مرے ہیں ؟وہ بولا شرک کے زمانے میں
پھر آپ ﷺ نے فرمایا : (ان ھذہ الأمة تبتلى فى قبورها فلولا أن لاتدافنوالدعوت الله أن يسمعكم من
عذاب القبر الذى أسمع منہ))یہ امت اپنی قبر میں آزمائی جاتی ہے پس اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ
تم (مردوں کو)دفن کرنا ہی چھوڑدوگے تو میں ضرور اللہ سے دعاکرتا کہ وہ تمہیں بھی قبر کا عذاب
سنادے جس طرح میں سنتا ہوں ۔

اس کے بعد آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو ۔ ہم
نے کہا کہ ہم جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا : قبر کے عذاب سے اللہ
کی پناہ چاہو ۔ ہم نے کہا : ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ظاہر
اور باطن فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو ۔ ہم نے کہا : ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ
چاہتے ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو ۔ ہم نے کہا ہم دجال کے فتنہ
سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ۔

(صحیح مسلم :٢٨٦٧،دارالسلام :٧٢١٣)

اس حدیث کو سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
ہے ۔اس واقعہ کو سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (مسند احمد ٣/٢٩٥،٢٩٦ح ١٤١٥ وسندہ
صحیح) اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ (مسند احمد ٣/١١٤،وسندہ صحیح ، سنن النسائی
٤/١٠٢ح٢٠٦٠)بھی بیان کرتے ہیں اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے متعدد روایات میں یہ واقعہ مروی
ہے ۔

اس حدیث سے واضح طورپرثابت ہوگیا کہ میت کو ارضی قبر میں عذاب ہوتا ہے اور نبی کریم ﷺ کی
یہ تمنا تھی کہ جس طرح آپ ﷺ عذاب قبر سنتے ہیں اسی طرح آپ ﷺ کی امت بھی عذاب قبر سن
لیکن پھر اس خوف سے کہ لوگ عذاب کو سن کر مردے دفن کرنا چھوڑدیں گے لہٰذا آپ ﷺ نے یہ دعا نہ
فرمائی ۔ظاہر ہے کہ مردے اسی ارضی قبر میں ہی دفن ہوتے ہیں ۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس تمنا کا
اظہارفرمایا۔

چھٹی حدیث : سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس
آئی پھر اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے کہا : اللہ تعالیٰ تجھے قبر کے
عذاب سے بچائے ۔ پس عائشہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر ک متعلق دریافت کیا تو
آپ ﷺ نے فرمایا : ((نعم عذاب القبر حق))جی ہاں ! قبر کا عذاب حق ہے ۔ عائشہ رضی اللہ عنا بیان
کرتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے ہمیشہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز بھی نیں پڑھی مگر اس
میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی ہے ۔(صحیح بخاری : ١٣٧٢)

صحیح بخاری کی دوسری روایت میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ میں یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں :'' ان اھل القبور یعذبون فی قبورھم '' بے شک قبر والے اپنی قبروں میں عذاب دئیے جاتے ہیں ۔

پس میں نے ان عورتوں کو جھوٹا قراردیا اور مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں ان کی بات مانوں ، پھر وہ عورتیں چلی گئیں اور نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے ، میں آپ ﷺ سے کا ک دوبوڑھی عورتیں میرے پا س آئیں تھیں اور میں نے پورا واقعہ بیان کیا ، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((صدقتا أنهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم كلها)) ان دونوں نے سچ کہا ہے ، بے شک قبروالوں کو (ان کی قبر میں)عذاب ہوتا ہے جسے تمام چوپائے سنتے ہیں ، پس اس واقعہ کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز نیں پڑھی مگر اس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی ۔(صحیح بخاری : ٦٣٦٦)

١) اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ مُردوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے ۔

٢)اس عذاب کو تمام چوپائے سنتے ہیں ۔

ساتویں حدیث : سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دوقبروں پر سے گزرے ، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان قبروالوں کو عذاب ہورہا ہے اور انہیں (تمہارے نزدیک) کسی بڑ گنا کی وجہ سے عذاب نہیں ہورہا بلکہ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھااور دوسرا چغل خور تھا ، پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک تروتازہ ٹہنی لی اور اسے درمیان سے دو حصوں میں تقسیم کردیا ، پھر آپ ﷺ نے انہیں ان دونوں قبروں میں گاڑدیا ، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول ﷺ !آپ نے ایسا کیوں کیا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک ٹہنیاں خشک نہ وجائیں ، اس وقت تک اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف کردے گا ''۔ (بخاری :٢١٦ومسلم :١١١/٢٩٢، دارالسلام :٦٧٧)

صحیح مسلم میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی طویل روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب قبر میں کمی نبی ﷺ کی دعا اور شفاعت کے ذریعے ہوئی تھی (صحیح مسلم : ٣٠١٢، دارالسلام :٧٥١٨)

ان احادیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں :

١) میت کو عذاب اسی ارضی قبر میں ہوتا ہے اور ان احادیث میں یہی عام قانون بیان ہوا ہے ، منکرین عذاب القبر چنداستثنائی صورتیں ذکرکرکے جو عذاب القبر کا انکار کرتے ہیں تو یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ اس طرح منکرین عذاب القبر اپنی عقل پر تو ایمان رکھتے ہیں اور قرآن وحدیث کا انکار کرتے ہیں اور عملاً وہ اپنے نفس کی پوجا کررہے ہیں ۔

٢) عذاب القبر میت کو ہوتا ہے زندہ کو نہیں اور میت کا مطلب ہے مردہ ،لاش کہ جس میں روح موجود نہیں ہوتی اور احادیث میں قبر کے عذاب کا ذکر میت ہی کے متعلق ہوا ہے لیکن منکرین عذابِ قبر احادیث پر نہیں بلکہ اپنی عقل نارساپر ایمان رکھتے ہیں ۔

٣) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ میت عذاب کی وجہ سے چیختی چلاتی ہے اور اس کے چیخنے چلانے کی آواز جن اور انسانوں کے علاوہ قریب کی ساری مخلوق سنتی ہے اور جن وانسان چونکہ مکلف مخلوق ہے اس لئے ان کو عذاب سنانا مصلحت کے خلاف ہے البتہ کبھی کبھی عذاب قبر کی کوئی جھلک اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھابھی دیتا ہے جس کی گواہی اخبارات اکثر دیتے بھی رہتے ہیں ۔

آٹھویں حدیث : سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میت کو چار پائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور مرد اس کو اپنے کندھوں پراٹھالیتے ہیں تو اگر میت نیک ہوتی ہے ، تو کہتی ہے کہ مجھے آگے لے چلو اور اگر وہ نیک نہیں ہوتی تو اپنے گھر والوں سے کہتی ہے :

ہائے بربادی مجھے کہاں لے جارہے ہو ؟ اس میت کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر وہ سن لے تو بے ہوش ہوجائے ۔ (صحیح بخاری :۱۳۸۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں :'' جب نیک آدمی کو اس کی چارپائی پر رکھاجاتا ہے تو وہ کہتاہے : مجھے آگے لے چلو ، مجھے آگے لے چلو اور جب برے آدمی کو اس کی چارپائی پر رکھاجاتا ہے تو وہ کہتا ہے : ہائے بربادی وافسوس مجھے تم کہاں لے جارہے ہو؟''(سنن النسائی : ۱۹۰۹، وسندہ حسن وصححہ ابن حبان ، الموارد :٧٦٤)

اور بیہقی کی روایت میں مؤمن اور کافر کے الفاظ بھی ہیں ۔(السنن الکبریٰ ج٤ص۲۱)

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ عذاب میت کو ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ گفتگو کرتی ہے اور عذاب کے آثار کو دیکھ کر چیختی چلاتی ہے جسے انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے ۔ چونکہ انسان وجنات کو عذاب سنانا مصلحت کے خلاف ہے ، اس لئے ان سے اس عذاب کو پردہ غیب میں رکھا گیا ہے ، لہٰذا یہ مکلف مخلوق اس عذاب کو نہیں سن سکتی ٰ

قبر کا تعلق آخرت سے ہے

جب عذاب القبر کی احادیث ذکر کی جاتی ہیں تو منکرین عذاب القبر ان احادیث پر ایمان لانے کے بجائے الٹا ان پر عقلی قسم کے اعتراضات شروع کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر عذاب القبر کی احادیث کو مان لیا جائے تو اس طرح پھر ہمیں تیسری زندگی کا قائل ہونا پڑے گا اور مطلب یہ ہوگا کہ قبر کا مردہ اب زندہ ہوچکا ہے ، دیکھتا ہے ، سنتا ہے اور یہ بات قرآ ن کریم کے خلاف ہے حالانکہ اگر یہ عقل کے پجاری قرآن وحدیث پر ایمان لے آتے تو انہیں قرآن وحدیث میں یہ بات ملتی کہ قبر کا تعلق دنیا یا دنیاوی زندگی سے نہیں بلکہ آخرت کے ساتھ ہے اور دنیا سے اب ان کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا ۔ مردہ کو کوئی شخص بھی قبر میں زندہ نہیں مانتا یعنی دنیاوی زندگی کا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور اگر کسی نے ان کی زندگی کا ذکر کیا ہے تو اس سے مراد'' برزخی زندگی '' ہے ۔جبکہ خود موصوف نئے جسم کے ساتھ تیسری زندگی کا قائل ہے جس پر پچھلے صفحات میں گفتگو کی جاچکی ہے ۔ لہٰذا برزخی عثمانیوں کو چاہئے کہ وٗ کفر کی مشین گن کا رخ اب ڈاکٹر عثمانی کی طرف کرلیں کیونکہ اس نے قادیانی عقیدہ اپناکر قرآن کریم کا انکار کردیا ہے ۔ ھل من مبارز ؟ قبر کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے لہٰذا اس سلسلے کے بعض دلائل ملاحظٗ فرمائیں :

۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(يُثَبِّتُ اللّٰــ الَّذِيْنَ آمَنُواْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِیْ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِیْ الآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰــ الظَّالِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰــ مَا يَشَآئُ)

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ثابت قدم (مضبوط) رکھتا ہے قول ثابت کے ساتھ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی ، اور اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو گمراہ کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ (ابراہیم :۲۷)

نبی ﷺ نے اس آیت کے متعلق فرمایا کہ یہ عذاب القبر کے متعلق نازل ہوئی ہے

اس آیت میں دومقامات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی دنیا اور آخرت جہاں اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ ثابت قدم اور مضبوط رکھتا ہے اور نبی ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ قبر کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے کیونکہ ۓ آیت عذاب القبرکے متعلق نازل ہوئی ۔ ایک اور حدیث میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، وہ بیان کرتے ہیں :

''كان النبی ﷺ اذا فرغ من دفن الميت وقف عليہ فقال((استغفروا لأخيكم ثم سلوالہ بالتثبيت فانہ الآن يسأل۔))نبی ﷺ جب ميت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو قبر پر کھڑے ہوتے (يعنی قبر کے پاس) پھر فرماتے : اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کيا جارہا ہے ۔(ابو داؤد :۳۲۲۱، سندہ حسن وصححہ الحاکم فی المستدرک ۱/۳۷۰ووافقہ الذہبی)

يہ روايت بھی فرج بالا آيت کی پوری طرح وضاحت اور تشريح بيان کرتی ہے ۔

۲) سيدہ عائشہ صديقہ رضی اللہ عنہا بيان کرتی ہيکہ ميں نے رسول اللہ ﷺ کو يہ فرماتے ہوئے سنا : ((مامن نبی يمرض الاخير بين السنيا والآخرة))

ہر نبی کو مرض موت ميں دنيا اور آخرت کے درميان اختيار ديا جاتا ہے ۔(بخاری :٤٥٨٦واللفظہ ، مسلم ٢٤٤٤)

يعنی اگر وہ چاہے تو ايک مدت تک دنيا ميں مزيد قيام کرلے اور چاہے تو آخرت کے قيام کو اختيار کرلے ۔ اس حديث ميں بھی موت کے بعد کی زندگی کو آخرت قرارديا گيا ہے ۔

۳) سيدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روايت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمايا :((ان القبر أول منزل من منازل الآخرة))قبر آخرت کی منزلوں ميںسے پہلی منزل ہے ۔

(الترمذی :۲۳۰۸وقال:حسن غريب، وسندہ حسن ، ابن ماجہ : ٤٢٦٧وصححہ الذہبی فی تلخيص المستدرک ۱/۳۷۱)

٤) سيدہ عائشہ صديقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے مرض الموت کا ذکرکرتے ہوئے فرماتی يں :''فجمع اللہ بين ريقی وريقہ فی آخريوم من الدنيا وأول يوم من الآخرة''۔ پس اللہ تعالیٰ نے مير ے اور آپ کے لعاب کو آپ ﷺ کے دنيا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن جمع فرمايا(صحيح بخاری : ٤٤٥١)

ان احاديث سے يہ بات واضح ہوگئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنهم ميں موت کے بعد کے لئے آخرت کا نام ايک جانی پہچانی حقيقت تھی ۔

قرآن وحديث ميں مرنے کے بعد کے لئے اور قيامت کے دن کے لئے آخرت کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے ۔ البتہ بعض اہل علہم نے مرنے کے بعد سے قيامت تک کے احوال کيلئے برزخی زندگی اور عالم برزخ کی اصطلاح ايجاد کی ہے۔ تاکہ مرنے کے بعد سے قيامت تک کے وقفہ اور قيامت کے دن دونوں ميں فرق واضح ہوجائے ورنہ مرنے کے بعد کے لئے آخرت کی اصطلاح ہی استعمال کرنا زيادہ درست ہے ۔ الاستاذ حافظ زبير علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہيں :

(چند فوائد : عذاب قبر کا عقيدہ اتنا اہم ہے کہ علماء کرام نے اس پر کتابيں لکھی ہيں اور کئی علماء نے اس مسئلہ پر ابواب مقرر کئے ہيں جن ميں سے بعض کا تذکرہ درجل ذيل ہے :

۱)صحيح بخاری: (کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر :۸۷/قبل ح ۱۳٦۹)

۲)سنن ابی داؤد: (کتاب السنة باب المسألة فی القبر وعذاب القبر /قبل ح٤٧٥۰)

۳)سنن الترمذی: (کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر :۷۰/قبل ح۱۰۷۱)

٤)سنن النسائی: (کتاب الاستعاذة باب الاستعاذة من عذاب القبر :٥۱/قبل ح ٥٥۱٦)

٥)عذاب القبر للبيہقی: (يہ مستقل کتاب عربی ميں مطبوع ہے ۔)

٦)عذاب قبر :   (تصنیف: محمد ارشد کمال)

اردو زبان میں ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی صاحب حفظہ اللہ کی کتابوں کے بعد یہ کتاب بہت مفید ہے ۔ یاد رہے کہ عذاب قبر والی احادیث متواتر ہیں ۔

(دیکھئے شرح عقیدہ طحاویہ بتحقیق الالبانی ص٤٥٠،٤٥١،نظم المتناثر من الحدیث المتواتر للکتانی ص ١٣٢)

تمام اہل سنت اہل حدیث اسی عقیدہ کے قائل ہیں ۔(شرح عقیدہ طحاویہ بتحقیق احمد شاکر ص ٣٥٣)

پاکستان میں منکرین عذاب القبر کا لیڈر ڈاکٹر مسعود حسن عثمانی تھا جو علانیہ امام احمد بن حنبل وغیرہ علمائے حق کی تکفیر کرتا تھا اور اسی عقیدہ پر کراچی میں مرکر ارضی قبر میں پہنچ گیا ۔)

(الحدیث نمبر٤١ص٣٠)